سوال

میں نے ایک غیر اسلامی ملک میں دوماہ قبل ایک کنڈین مسلمان شخص سے شادی کی ہے اس نے مجھے ابھی تک مہر ادا نہیں کیا، حالانکہ اسے علم ہے کہ اسلام میں عورت کےلیے مہر کی ادائیگی واجب ہے، کیا اگر وہ مجھے ہم بستری کےلیے بلائے اور میں انکار کردوں تو کیا صحیح ہوگا یا غلط ؟

جواب

الحمد للہ

نکاح میں عورت کےلیے مہر واجب ہے؛کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور عورتوں کوان کے مہر راضی وخوشی دے دوالنساء (4).

ان میں سے جن سے تم فائدہ اٹھاؤانہیں ان کا مقرر کردہ مہر دے دوالنساء (24).

یعنی ان کے مہر ادا کرو

اور عقد نکاح کے وقت مہر پر اتفاق کرکے اسے بیان کرنا چاہیے، اور اگر اس پر اتفاق نہ کیا گیا ہو اور عقد نکاح کے وقت بیان نہ ہوا ہو تو نکاح صحیح ہوگا لیکن عورت کو مہر مثل ادا کیا جائیگا

اوراگر مہر عاجل ہو یعنی اس کو بعد میں دینا مقرر نہ کیا گیا ہو تو عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ مہر کی ادائیگی کیے بغیر خاوند کو اپنے پاس آنے سے روک دے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور اگر عورت اپنے آپ کو خاوند سے روک دے حتی کہ اپنا مہر لے لے اور مہر معجل ہو یعنی بعد میں دینا مقرر نہ کیا گیا ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے، ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم نے جس اہل علم سے بھی علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کو دخول نہ کرنے دے حتی کہ مہر حاصل کرلے

اور اگر کچھ مہر معجل ہو اور کچھ بعد میں دینا مقرر کیا گیا ہو تو مہر معجل حاصل ہونے تک اسے خاوند کو اپنے سے روکنے کا حق حاصل ہے، لیکن جو مہر بعد میں دینا مقرر کیا گیا ہے اس میں حق نہیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (7/200).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت حق حاصل ہے کہ مہر معجل (یعنی فی الحال دیا جانے والا مہر) کے حصول تک اپنے آپ کو خاوند سے روک لے اور مہر کی دو قسمیں ہیں :

یا تو مہر معجل ہو یا گا یا پھر مؤجل یعنی فوری طور پر ادا کرنا یا بعد میں ادا کرنا، مؤجل میں عورت کو وقت سے قبل مہر طلب کرنے کا حق نہیں، اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو خاوند سے روک سکتی

ہے؛کیونکہ اس کے حق کا ابھی وقت نہیں آیا لیکن اگر مہر معجل ہو یعنی ادھار نہ ہو تو وہ مہر لینے تک اپنے آپ کو خاوند سے روک سکتی ہے

اس کی مثال یہ ہے : ایک شخص نے عورت سے دس ہزار ریال غیر مؤجل مہر میں شادی کی تو عورت کہنے لگی : مجھے مہر دو خاوند کہنے لگا : انتظار کرو، تو اس عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند سے روک لے اور اسے قریب نہ آنے دے ، اور اسے کہے : میں اس وقت اپنا آپ تیرے سپرد نہیں کرونگی جب تک مجھے مہر ادا نہیں کرو گے؛ کیونکہ یہ مہر منفعت کے عوض میں ہے ، اور خدشہ ہے کہ اگر عورت نے اپنا آپ خاوند کے سپرد کر دیا اور منفعت پوری ہو گئی تو خاوند مہر دینے میں لیت و لعل سے کام لیتے ہوئے اس سے کھیلنے لگے چنانچہ خاوند اس سے محروم رہے گا حتی کہ مہر ادا کرے "

الشرح الممتع (314/12).

اس بنا پر آپ کے لیے اپنے والدین کے گھر میں ہی رہنا جائز ہے ، اور آپ اس کے مطالبہ کو رد کر سکتی ہیں حتی کہ وہ آپ کا غیر مؤجل مہر ادا کر دے

والله اعلم .

اسلام سوال وجواب

127325